(سوال) عقیدہ آخرت کی اہمیت اور اس کی انسانی زندگی پر اثرات بیان کریں۔

تعارف:

عقیدہ آخرت سے مراد مرنے کے بعد کی زندگی پر یقین کرنا اور ایمان رکھنا۔ عقل کے مطابق ہر بندہ اپنی کارگزاری چاہتا ہے کہ وہ جو بھی کام کرے اس کو اس کا صلہ ملے۔ تو دنیا میں انسان جو کچھ بھی کرتا ہے تو اس کے صلے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک دن مقرر کیا ہے کہ انسان دنیا میں جو بھی اعمال کرینگے ان کو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا۔ اس پر یقین رکھنے کو عقیدہ آخرت کہا جاتا ہے جس دن سزا و جزا ملے گی اور حساب کتاب ہوگا۔

عقیدہ آخرت کی اہمیت:

عقیدہ آخرت کو اللہ نے بہت اہمیت دی ہے جس طرح قرآن میں ارشاد ہے

واللہ انزل من السماء ــــ

ترجمہ: اور ہم نے زمین پر پانی اتارا بعد میں اس کے وہ مردہ ہو گئی۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے

فاحیا بہ الارض ــــ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ پھر زمین کو پانی کے ذریعے زندہ کر دیگا

انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے اس کے صلے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک دن مقرر کیا ہے اور اس کا صلہ آخرت میں ملے گا۔ جس طرح ارشاد ہے

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

عقیدہ

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات۔

1) دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

جو لوگ عقیدہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان کو دنیوی زندگی کی حقیقت کا پتا چل جاتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور ہم نے اللہ کے پاس واپس جانا ہے جس طرح ارشاد ہے

وما خلقت الجن ـ ـ ـ

ترجمہ: اور ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

2) موت کے خوف کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت کو ماننے والے کا دل سے موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو پتا ہوتا ہے کہ میں اس دنیا میں جو کچھ کر رہا ہوں اس کا صلہ مجھے اللہ تعالیٰ دے گا۔

ارشاد ہے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۳- ذمہ داری ہونا کا احساس پیدا ہوتا ہے۔
وہ لوگ جو آخرت پر یقین رکھتے ان کو اپنی
ذمہ داریوں کا احساس ہوتا کہ میں نے اس کی جواب دینی
اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا دینا ہے۔ تو وہ سب کے حقوق
پورے کرتا ہے۔

۴۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ۔
وہ لوگ جو اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔
انھیں معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اس کی جواب دہی اللہ کے
سامنے کرنی ہے جس طرح اللہ کی ارشاد ہے۔
مفہوم: اگر کوئی اللہ کی راہ میں ایک روپیہ خرچ کرتا ہے
تو اللہ اس کو ۱۰ گنا ثواب دے گا۔

۵ وقت کی قدر کرتا ہے۔
عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے وقت کی
قدر کرنا جانتے ہیں کہ ان کا اس دنیا میں وقت
گزارنا اور وہ بھی اچھے کاموں میں گزارنا کتنا ضروری
ہے تو اس کو وقت کا احساس ہوتا ہے۔

۶- صبر و توکل کرتا ہے اللہ پر:
عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا اللہ پر توکل
کرتا ہے ہر کام میں۔ اور اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے
تو وہ اس پر صبر کرتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں اور

آخرت میں اللہ مجھے اس کا اجر دے گا

۲- خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

آخرت پر یقین رکھنے والے کے دل میں خدمت
خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی
خدمت کرتا کیونکہ جو دوسروں سے ساتھ بھلائی
کرے گا اللہ اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے جس ~~طرح ارشاد ہے~~

۳- رضائے الٰہی کا حصول:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا نیک اعمال
کرتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے دوسروں کے
ساتھ بھلائی کرتا جس کی وجہ سے اللہ کی خوشنودی
اور رضا کا حصول ہوتا ہے۔

۴- اخوت و بھائی چارہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے کے درمیان
اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم ہوتا
ہے اور پروان چڑھتا ہے جس طرح ارشاد ہے
مفہوم: مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ نے سارے مسلمانوں کو بھائی
قرار دیا۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے
مفہوم: اور ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

10) عفو و درگزر:

عقیدہ آخرت پر یقین پر یقین رکھنے والا عفو و درگزر کرنا سیکھ جاتا ہے وہ دوسروں کو معاف کرتا ہے۔ جس طرح حضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر سب کو عام معافی کا اعلان کر دیا۔

خلاصہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس پر یقین رکھنے سے انسان کے اندر بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہے۔ وہ عفو و درگزر کرتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ دنیوی زندگی کی ~~حقیقت~~ حقیقت کا فہم پتا چل جاتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور مرنے کے بعد ہمیں اللہ کے پاس جانا ہے۔ اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ جس نے نیک اعمال کیے ہوں اس کو اس کی جزا ملے گی اور جس نے برے ~~اعمال~~ اعمال کیے اس کو اس کی سزا ملے گی۔

س) روزہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات بیان کریں۔

تعارف:

روزہ:

روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں جس کے
معنی ہے رک جانا۔ اصطلاح میں صبح صادق سے لیکر
غروب آفتاب کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ
ہے۔ روزہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیے جس طرح
ارشاد ہے۔

یا ایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام ۔۔۔

تم پر روزے فرض کیے گئے ہے۔ اور تم سے پہلے امتوں
پر بھی روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔
ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

الصوم لی وانا اجزی بہ۔

فلسفہ روزہ
روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔
اللہ تعالیٰ نے روزے کی بہت اہمیت بیان
کی ہے ایک اور جگہ ارشاد ہے

وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

اور یہ کہ روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم
جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی اہمیت واضح طور پر
بیان کی ہے قرآن میں۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ
مغربی سائنسدانوں نے بھی اس پر تجربہ کیا
ہے کہ سال میں کم از کم 24 دن کم از کم 12 گھنٹے
تک پیٹ کو خالی رکھنے سے کینسر کی بیماری
لاحق نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہماری صحت

اور تندرستی کیلئے سال میں وہ دن ایسے مقرر کیے جس
میں دن میں کم از کم ہم 16 گھنٹے بھوکا رکھتے
ہے جس طرح اللہ کا ارشاد ہے

~~وان تصوموا~~

وان تصوموا ـــــ

اور یہ کہ روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔
اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے

فمن شهد منكم الشهر ـــــ

اور بس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے
اس کو چاہیے کہ اس کے روزے رکھے

روزے کے انفرادی زندگی پر اثرات

۱۔ تقویٰ کا حصول:

روزے رکھنے والے کو تقویٰ کا حصول ہوتا ہے۔
اور وہ پرہیزگار انسان بن جاتا ہے۔ وہ خود
کو گناہوں سے بچاتا ہے جس طرح ارشاد ہے۔

یا ایها الذین امنو کتب ـــــ

اور تم پر اس لیے روزے فرض کیے تاکہ تم پرہیزگار
بنو۔

۲۔ ایمان تازہ ہو جاتا ہے

روزہ رکھنے والے کا ایمان تازہ ہو جاتا
ہے۔ اور وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور وہ عام

دنوں میں جس طرح گناہوں میں مبتلا ہوتا
تو وہ رمضان میں دور ہو جاتا ہے۔ ارشاد ہے:
مفہوم:
اور جو رمضان کے روزے اور عید کی نماز کے بعد
وہ جب لوٹتا ہے تو ایسا گناہوں سے پاک ہوتا
ہے کہ ابھی پیدا ہوا ہو۔

3۔ اللہ سے قربت ہوتی ہے۔
وہ لوگ جو روزہ رکھتے ہیں ان کو اللہ
کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ وہ دن رات اللہ کی عبادت
میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور گناہوں سے
بچا ہوتا ہے جس سے اللہ کی قربت ہوتی ہے۔

4۔ روزہ گناہوں سے بچاتا ہے۔
روزہ رکھنے والا انسان گناہوں سے بچا ہوتا
ہے۔ وہ گناہوں سے دور ہوتا ہے۔ اللہ کی عبادت کرتا ہے۔
اس کا ذکر کرتا ہے جس سے اس کے دل کو سکون ملتا
ہے جس طرح ارشاد ہے۔
~~الا بذکر اللہ~~
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔
اور اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

4. روزہ کے اجتماعی اثرات۔

1) دوسروں کے بھوک کا احساس ہوتا ہے۔

عام حالت میں انسان کو دوسروں کے بھوک کا احساس نہیں ہوتا کہ دنیا میں لوگ بھی بھوک کی وجہ سے کتنی تکالیف میں ہوتے ہیں۔ تو روزہ رکھنے والے شخص پر جب بھوک کی تکلیف گزرتی ہے تو اس کو دوسروں کی بھوک احساس ہو جاتا ہے۔

2- ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

روزہ رکھنے سے انسان کو دوسروں کے دکھ درد کا احساس ہوتا ہے۔ اور دوسرے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کے اندر ذمہ داریوں کا احساس بڑھتا ہے۔

3. تحمل و برداشت:

روزہ رکھنے والے کے دل میں تحمل و برداشت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان عام دنوں زیادہ وقت تک بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا۔ لیکن رمضان اللہ کے حکم کی وجہ سے بھوک اور پیاس برداشت کرتا جس طرح ارشاد ہے۔

الصوم لی وانا اجزی بہ۔

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔

6 - وقت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

روزہ رکھنے والے شخص کے دل میں وقت کا شعور پیدا ہوتا۔ اور وہ ہر کام اپنے مقررہ وقت پر شروع کرتا ہے۔ اور ختم کرتا ہے۔ جس سے اس میں وقت کا شعور پیدا ہوتا ہے

د قوت ارادیت:

روزہ رکھنے والے کے دل میں قوت ارادیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ارادہ پکا اور مضبوط ہو جاتا ہے وہ حرام مال سے دور رہتا ہے۔ روزہ سے بندہ ~~اتنا~~ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ رمضان کے علاوہ وقت میں وہ حرام مال سے دور رہتا ہے۔

خلاصہ:

روزہ صرف مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں۔ اور یہ صرف اس امت پر نہیں بلکہ اس سے پہلے امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی۔ تاکہ انسانوں کو تقوی کا حصول ہو۔ اور وہ پرہیزگار بنے اور عام دنوں میں بھی حرام مال سے دور رہے جس کی وجہ سے ان کی اللہ کے ساتھ قربت ہوتی ہے روزہ سے انسان کے اندر وقت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور قوت ارادیت بڑھتی ہے۔ اور روزے کی وجہ سے انسان کو دوسروں کی بھوک پیاس کا احساس ہو جاتا ہے جو عام دنوں میں نہیں ہوتا۔